File No.

1857 .

Collection No. 2

MUTINY PAPERS

Pros. / Serial Nos.

Files of DEHLĪ URDŪ AKHBĀR

Vol. 19 ; no. 25 ; June 21, 1857.

Subject.

Articles instigating Hindus and Muslims to participate in the Mutiny. Also summary of the news about the Moghul Court as given in the SIRĀJU'L AKHBĀR.

Foll. 2 ; size 17½" x 11". (Printed).

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہوار دو روپیہ اور جو پیشگی دین تو بیس روپیہ ششماہی اور بتیس سالانہ

نمبر ۲۵ — بتاریخ ۲۸ ماہ شوال المکرم سنہ ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۲۱ ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ء روز یکشنبہ — جلد ۱

خط

اے ہمتم صاحب چند نصیحت اور چند خبرین جو کہ میں نے سُنے ہین اور سنتا ہون واسطے اپنی ملک والون اور آپکے ناظرین اخبار کے لکھتا ہون اگرچہ خبرون پر علی الخصوص اسوقت مین اعتبار تام اور اطمینان و ایقان کما لیکن نظر بر تواتر بعض بعض باتون کے البتہ گذارش ہوتے ہین آئیندہ رہت دروغ بگردن راوی . اول نصیحت راقم حقیر کی اپنی ملک والون ہندو مسلمان سب کو یہہ ہی کہ یہہ اسباب جو باقی ہینی اونکی دین دولت دہرم ایمان کے خود بخود قدرت الہی سے ظہور مین آئی ہین انہی صرف مشیت الہی اور قدرت خاص قادر علی الاطلاق سے تصور کرین اور حمد و شکر پروردگار عالم سے غافل ہونا نہین چاہیے جسقدر حمد و شکر منعم حقیقی اور خیرات مبرات اور بن اُٹھہ ہوسکے دن رات امورات حسنات مین صرف اوقات چاہیے اور اصلا اندیشہ اور فکر دلمین جان و مال کی طرف نہین رکہنا چاہیے یعنے ان فکرون مین اور خلجان و وسواس مین اپنا وقت عزیز ضایع کرنا نہین چاہیے اعتصام و تمسک حافظ حقیقی قادر علی الاطلاق پر آن اور ہر لحظہ ضرور اور لازم ہے یقین رکہنا چاہیے کہ جس معبود قادر بے عدیل لاشریک نے خود بخود دشمنان دین ہنود و مسلمین کا رعب اونہین کے ملازمین و تابعین کے دل سے بلکل اُٹہا لیا اور اسلام و سلطنت نوکری اور حکومت اور رعب حکام عالم حکومت مین حاکمون کا انکی دلمین تہا اور اس تمام سپاہ اور خزانہ کو بے سعی و کوشش و طلب و خواہش خود بخود خدائے قدیر حاکم بے نظیر نے پایہ تخت سلطانی و جہانبانی مین حاضر کردیا تو اب تمکو کیا پہر وسا اپنی خدائے قدیر کی قدرت و حکومت و اختیار و حفاظت پر نہین کہ تم سراسیمہ ہو اور اندیشہ دلمین لاؤ تم اپنی دلمین اطمینان رکہو کہ نصاری مغضوب الہی ہوگئے ہین انکے کبر و غرور بوجہ دقور دماغ مین سما گیا تہا اور اللہ تعالی کو کبر و غرور نہایت ناپسند ہے اسکی ہوا کسی چیز کو اللہ نہین ناپسند رکہتا اور علاوہ اسکی یہہ لوگ لوگونکی مذہب و ملت کیطرف ہوگئے تھے اور کمال فتنے اور پرورش عالم مین خلل انداز ہوکر اور درپے دالکر اپنی مذہب مین لاتے چاہتے تہے اور اللہ تعالے کے صفت رب العالمین ہونیسے درحقیقت انکار کرنے لگے اور قدرت و انعام الہی کے منکر ہوگئے تہے تو کیونکر نہ مغضوب ہوتے تم گوروں کی روزمرہ کے توپ بازی اور شور و غوغا اور دہوان دہان سے کچھ اندیشہ نکرو یہہ چند روز چند ساعت کے تکلیف کا لونگی ہے جسکے اجل ہوتی ہی وہی مرتا ہی بے آئی کوئی نہین جاتا غور کرو کہ اگر آئی ہوتی ہی تو بغیر توپ گولہ یا بندوق کے کوئی نہین مرسکتا یاد کرو ارشاد صمد ا بنیاد حضرت رب العباد کو فرمایا ہے ایرکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ سپاہ منصور کو لازم ہے کہ وہ بدستور دل قوی اور کمر شجاعت بستہ رہین کہ دین و دنیا مین سب جگہ سرخرو رہے اللہ تعالے نے انکو نصیب کیا ہے میدان مین پائے ثبات ہمیشہ قایم رکہین سپاہ کو یاد رہے

خیال رکہیں کہ ہم تائید الہی ہمراہ رکہتے ہین جسوقت میدان مین مخالفان دین سے مقابلہ ہو اور کچہہ اونکا قدم اوچانا پڑہتا ہی تو ہین تو ہرگز خوف دلمین نہ لاوین یہ جانین کہ گورے اپنی پانو گور کنارے آتے ہین کہ اللہ تعالے نے فتح و فیروزی اولنہی لئے ہی ایک نہین دو تو مین اگر ہمارے بالغرض وہ شبہ قوی گرکے لی بہی لین تو یاد رہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ کہ قادر و قہار ہے بطفیل رسول مقبول کے زیادہ بڑہنے کے جرأت کبہی گورونکو ہرگز نہین دیگا تم یاد کرو بدر کے لڑائی کس طرح فرشتون بہیجے مدد لشکر اسلام کے لئے بہیجے اور کیا رعب کفار کے دلمین ڈال دیا مضمون سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب سامنے ہے ورد کلمہ طیبہ یا الک یوم الدین بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دلمین رکہو کہ رو زجنگ مر بار بار یہی کلمہ رسول مختار کے ورد زبان تہا اور دل بہر ہوا اطمینان سے تم غور کرو کہ ہزار در ہزار گولہ اونہون نے لگایا اور لگاتے ہین لیکن حفاظت حافظ حقیقی تمہارے شامل ہے تو بجز معدود قلیل چند کو دولت جو زید کلان کے کسی کے جان کو ضرر نہین پہنچا اور تم اطمینان رکہو کہ اگر وہ گولہ وہ لگاوین سب بیکار اور انجام کو خود اونہین کے جان کی وبال جنجال ہونگے تم ثبات دل کو ہاتہ سے نہ دو اور معرکہ مین ثابت قدم رہو اور بہروسا خداوند تعالے قادر علی الاطلاق کی قدرت و نصرت پر دل سے رکہو تو تمہارے لئے فتح نصیب ہے مگر اذیت رسانی لوگون غریب غربا کی نہ اختیار کرنا بلکہ آرام دہی اور حفاظت رعایا کا اپنی دل سے عہد ہوتو اختیار اور مختار رکہو ۔ اکثر بزرگ ابرار نیکوکار کے بیان سے از روئے عالم رویا معلوم ہوتا ہے کہ گورے بہاگے اور بہاگین اور ہلاک ہون صرف یہ خلجان خاطر اور تکالیف و پریشانی روزمرہ نتیجہ اور ثمرہ ہی بعض افعال عباد لوگون غرور کا ہمارے کہ بوساوس شیطانی ہوتا ہے سو لاحول و استغفار و ابتغائے وسیلہ اسکے لئے علاج کافی ہے اور عالم اسباب اور صاحبان الباب قائلین تدابیر و اوضاع اطوار کو کہ ایسی جنگ کے طرح سے جو کہ ایسی امور مین کاربند ضرور ہے تو تمکو لازم ہے انکی رہ بند کرو سُنا جاتا ہی کہ زیادہ تر رسد خورد و نوش اور میگزین انکو میرٹھ سے یا گیٹ کے طرف سے آتی ہے اسصورت مین ضرور ہے کہ دو دو سوار دو دو یعنی ہونے چاہئین کہ ایسے بلکہ بعض سوار رسد رسان وہان کے صرف اس سے اس کام پر جاتے ہین اور میرٹھ مین کل تین سو گورہ سُنا جاتا ہے اگر فوج منصورہ وہان پر جاوے تو وہان کے لوگ دین دوست منتظر مدد کے جاتے ہین وہ یہان کے رعایا کی طرح بے عزم و گوشہ گیر نہین وہ اس قصد و عزم کے سے جانے ہین کہ ساتہ فوج کے شامل سپاہ مستعد موجود ہون اور وہان دو سو ہندوستانی رسالہ مجبور بیٹھے ہوئے

مین بہانکی فوج جانے براہ بہی اپنی ہمراہ مددگار جانو۔ ایک آدمی وہان کی سوارون
کے زبانی کہتا سُنا کہ میرٹھ کے رستہ مین ہنڈن کے پل سے غازی آباد کے طرف
سے جاؤ تو رستہ مین کئی سُرنگین میرٹھ کے پاس کہدی ہوئی ہین تو اس صورت مین
سرد سہ کے طرف سے اونپر حملہ کرنا مناسب بلکہ ضرور ہے والعہدۃ علی الراوی اور ڈاک انکو
میرٹھ اور کرنال اور آگرہ وغیرہ مین لوگ جانے نہیں دیتی ہین نہایت افسوس کے بات ہے
کہ یہان اسلاڈاک اور خبر کا آجتک کچہہ ٹہکانا نہین جو کہ اصل مدار ہی تمام کارون کا
۔ بعض آیندگان یہہ یہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہانکی بعض دیندارین دوست بجان
ودل مستعد مہیا ہین صرف منتظر یہان کے مدد کے ہین اور ہر روز انگریز ایک دو کو
رعایا مین سے قابو پاکر سزا سخت دیتی ہین مگر اکا دکا گورہ بہی گورکنارہ پونہچا
رہتا ہے لیکن وہ دو سوار سخت دشوار ہین ہین اونکی ہتیار حفاظت مین گورونکی رہتے
ہین اور بستر اونکی گرا ہے ہوئی تو یون کے سامنے زد مین لگی ہوئے اور گورہ بہرہ
اور بتی توپ کے ہر وقت طیار ہے ان دو سو سوارونمین سے پچاس سوار انکو ہتیار دیکر ہمرہ انکی
ساتہہ بہانکہ روانہ ہوتے ہے اور باقی ڈیڑہ سو گویا قلعہ مین رہتی ہین جب یہہ رسد
پونہچا کے واپس جاتے ہین تو انکی ہتیار بدستور رکہہ لئی جاتے ہین اور پچاس دوسرے
اسیطرح بہیجے جاتے ہین غرض انکی جان ناک مین ہے اور مدد کے یہہ خواہان ہین
۔ یہہ بہی سُنا کہ بہانکی زخمی گورہ مامول الصحت کرانچیونمین ڈالکر میرٹھ کو روانہ
ہوتے ہین اسید ہی فضل معبود سے کہ اگر چار توپ بلاکم اس سے بہی معہ سوار و سپاہ
روانہ میرٹھ ہوان مدد پہنچایا باگپت کی طرف سے تو رسد کے بہی مسدود ہو جاوے
اور وہان جاتے ہی گورونکو گورکنارہ پونہچایا جاوے اور تحصیل وغیرہ امور بخوبی جاری
ہو جاوین تو مظفر نگر اور بلند شہر وغیرہ ضلاع سب عملدار آکر بہو وآسانی جاری
جانو۔ لوگ بہت فریاد آئے شہر مین سے بہی بعض بعض چیزین گورونمین پونہچاتے
تہے بلکہ سُنا گیا کہ چار پانچوان ہر فرد دنکی بہانہ سے نان پاؤ وغیرہ لیجاتے تہے سو ملنگو
نے بہت خوب ہوشیاری سے گرفتار کیا اب اگرچہ کچہہ مسدود ایسی امور کے سُننے جاتے
ہی مگر اور زیادہ تر کوشش اس بات مین چاہیے کہ یہان کے خبرین انگریزون کو نہ پونہچین
اونکی نمک کی تاثیر اور حرامخوری ان اونکی وقت کے ابہی جن کو یاد ہین اور امید ہے
اونکی عمل کے تو اونکا ضعف ایمان ابہی اونکو جرأت کسی نہ کسی طرح کی مدد کی دے سکتا
ہے اس ... نہایت ... ہے ... ہے مگر
ان سب باتون پر توکل و اعتصام حضرت قادر علی الاطلاق پر فرض ہے کہ اگر لاکہہ کوئی اونکی
اعانت و مددگاری کرے خداوند تعالے اہل دین کا مددگار ہے تو لاکہہ طرح کے فریب
ہمارے معاندین دین کے کام نہین آئیگے حسبنا اللہ ونعم الوکیل ہر وقت پڑہنا چاہیے

خلاصہ اخبار ملک اقتدار مطیع سلطانی

روز شنبہ ۱۳ تاریخ شوال مرشد زادہای آفاق جناب مرزا ظہیر الدین بہادر و مرزا
خضر سلطان بہادر و مرزا ابو بکر بہادر بر وقت رونق افروزی دربار حسب حاضر حضور
اقدس ہوئے اداے آداب و کورنش بجا لائے حکم قضا توام افسران پلٹن کو ہوا
کہ مقام علی پور مین پونہچکر ایسا انتظام اور ہنگامہ کارزار گرم کرین کہ پہر بے انتظامی

ومہ لسقے ہووے اور واسطی سامان رسد حکم ہوا سو عرض ہوئے کہ کل کے رات فوج روانہ
علی پور ہوئے اور سامان رسد بہی خوب پونہچتا ہے اور یہی عرض ہوئے کہ افواج پلٹن
بمقابلہ فوج انگریزی بمقام شمع پور مین گئی مگر فوج انگریزی نے اپنی مورچے لطرف
عقب فوج باندہی مین آخیر روز بحضور مرشد زادہای نامدار و ارکین والا مقدار ہمہ دیگر
متوجہ سیر و تفریح ہو کر داخل محل سعلے لشرف بخشی خاص ڈیوڑہی آئے **روز یکشنبہ**
۱۴ حسب دستور دربار در بار بحضور سیر صناد نامدار و الا مقدار وصیں واسطی رسد رسانی افواج منصورہ
کے تاکید ہوئے۔ وقت عصر عرض ہوئے کہ محافظان پلٹن چالیس اونٹ مخالفونکی گرفتار کرکے لائی اور ہرکارہ
و سوار خبر لائے کہ افواج منصورہ کار نے پیش قدمی کرکے اپنی مورچہ قائم کئے اور مخالفین پسپا ہوئے —
حسب دستور سیر و تفریح اور مغرب کے وقت بعد ساعت معروضات افسران پلٹن داخل عشرت سرا ہوئے —
جناب مرزا ظہیر الدین بہادر کو حکم قضا توام ارشاد ہوا کہ شہر مین گشت کرکے ایسا انتظام کرین کہ
اقویا ضعفا پر کسی طرح زبردستی نکر سکین اور کوتوال شہر کے نام حکم ہوا کہ شہر مین منادی کردی
کہ جسکی گہر مین اسباب سکین ہووے وہ حضور کار بندگان سلطانی مین حاضر کردی ورنہ مجرم سرکار ہوگا
اور سزا ہی پاویگا **روز دوشنبہ** ۱۵ تاریخ عرض ہوئے کہ فوج انگلستان نے آمد بمقام
علی پور نے اول تشل مورد ملخ بعزیمت وغا حملہ کیا مگر آخر فوج منصورہ نے اونہین پسپا کیا اور داد مردانگی
و جسارت اداکی سامان رسد کے لئے تاکید ارشاد ہوئے اور واسطی بہیجنے کمک کے حکم محکم صادر ہوا
پہر سواران ہرکارہ اخبار مختلف لائے اور سواران لکہنؤ نے ایسی دلاوری شجاعت مردانگی دی کہ
بیان الامکان مین نہین اور بہت خستہ و کشتہ ہوئے بعد اسکی جناب مرزا خضر سلطان بہادر نے خود حاضر
ہو کے حالات لشکر عرض کئے اور معتبر الدولہ معہ سامان روانہ ہوئے اور بہت آوازہ مردانگی و جسارت
بلند کیا اور ترغیب و کوشش حضرت کو کام کیا۔ اخیر روز پہر دربار دربار بساعت عرض معروض —
روز سہ شنبہ ۱۶ دربار حسب دستور اور تاکید رسد وغیرہ صادر اور جناب مرزا ظہیر الدین بہادر و
مرزا خضر سلطان بہادر بہی معہ سامان رسد وغیرہ رونق بخش لشکر ظفر اثر حسب الحکم اقدس ہوئے
وقت عصر ہرکارے اخبار مختلف البیان حالات جنگ لائی اور اخیر روز سامان جنگ مثل میگزین و
کمک سواران لشکر کو مکرر روانہ ہوئے **چہار شنبہ** ۱۷ دربار حسب دستور اور تاکید ارسال سامان
جنگ رسد و میگزین وغیرہ صادر اور کوتوال کو حکام تاکید انتظام شہر وقت عصر عرض ہوئے کہ دشمنان
دین اطراف و جوانب مین فرار ہوئے لیکن جابجا گولہ توپ کے شہر کیطرف لگاتی ہین سو اس طرف سے
بہی گولہ انداز اونکی طرف ہیجتے ہے **روز پنجشنبہ** ۱۸ حسب دستور دربار در بار دو عرض ہوئے کہ
... الملک ... الخان ... حاضر
کیا سو میر محمد عظیم خان خلف شاہزادہ جہان اختر مرحوم معہ کمپنی و سواران خزانہ سرکار حاضر ہوئے
اور تینتیس ہزار روپیہ چار آنہ اور آدہ خاص خزانہ ہوئے اور وفور عنایت سے ہوئے ایک دو مال
خاص اور سولہ خیمہ واسطی ہمراہیون کے مرحمت ہوئے اور بعد قبول نذر داخل محل معلے — آخرین
بندہ کو حکم محکم ہوا کہ تنخواہ کوتوال اور تمام تہانہ دار اور محرر اور برقنداز ون کے تقسیم ہو جاوے
اور افسران پلٹن سرکہ کو ایک ہزار روپیہ انعام کا مرحمت ہوا اور دریا گنج مین اوتارے گئے —
ایک ہاتی لشکر مخالفون سے معہ فیلبان آیا سو میر وزیر علیخان کے سپرد ہوا اور واسطے انتظام کے
تاکید ہوئے **روز جمعہ** ۱۹ تاریخ حسب دستور دربار دربار — عرض ہوئے کہ تین پلٹن اور
دو رسالے معہ دیگر مردمان لکہنؤ سے حاضر ہوئے ہین حکم قضا توام صادر ہوا کہ سپاہیان

باشندگان لکہنؤ اونکی شناخت کو جاوین اور یہا اگر بعد اطمینان بیرون دہلی دروازہ ادا کرین
چنانچہ حسب الحکم زیر جہود کہا فر کئے گئے اور ایک ہزار روپیہ انعام کا حکم حکام و سطی جو انکی مبادرت
ہوا اور معتبر الدولہ کو سامان رسد کے لئے تاکید ہوئی اور وہ ہوا اور بیادہ واسطے جنگ جالفو کی بڑہ دور
— بعدہ حسب تاکید رسد رسانی صادر ہوئے اور واسطے کشادگی دکانون کے اور رونق بازار تاکید حکم
محکم صادر ہوا — اللہ تعالے قہر گاہ سلامت بالکرامت رکہی ہمارے حضور اقدس کو ذات اقدس
انکی کو نعماے الہی سے شمار کرنا چاہیے ہر وقت بر آن پرورش و آرام رعایا کی سوا کچہہ کام اور خیال
اپنی راحت و آرام کا نہین کیون نہو ظل الہی انہین بعنوان کراسم باسمی ہین خلد اللہ ملکہ
و سلطانہ و طال عمرہ و زاد شوکتہ و اقبالہ و جندہ آمین یارب العالمین بحرمتہ محمد و آلہ الطاہرین
و اصحابہ المنتجبین الہادین المہدیین اجمعین

فرصت کو غنیمت سمجہنا چاہیے

اگرچہ دیدۂ بینا نظر کرو چشم عبرت سے کہ ملتا وقت فرصت کا زمانہ مین کسی قسمت سے اہل وطن عملدار تبدیل ہوے رنگ زمانہ تبدیل ہوا انتظام ملک و سلطنت تبدیل ہو تمکو بہی چاہیے کہ اپنی عادات و حالات راحت پسندی و آرام دوستی کو کہ لڑکپن سے اونکی عادت ہو گئی ہو تبدیل کرو اور اپنی اصلاح حال کی فکر کرو عادت بی پروائی و کم محنتی کو چھوڑ دو اور کمر ہمت کو چست باندہو مآل کار کو اپنی دلمین سوچو کہ اب یہہ زمانہ بہت نازک آیا ہی اور یہہ وقت بہت کام کا ہی یعنے اگر سرمایۂ خوبی قسمت اور مادۂ لیاقت رکہتے ہو تو اب ترقی و حصول رتبہ عالی کچہہ بات نہین ہے — غیر دین اور غیر قوم اور غیر زبان ہونا حکام گزشتہ کا تمہارے ہمارے حق مین بہت خلل انداز و ردنگار تہا اور اختلاف عادت و اخلاق و برخلافی رنگ و لباس باعث نا موافقت تہا ہزار ہزار شکر ہے اور تم بہی خدا کے درگاہ مین شکر کرو کہ پہر تمہاری قسمت پہر لوٹی جگر آشنا — انگریزونکی عملداری مین تمام عہدہای جلیل القدر کہ جنمین زیادہ کی انتہا نہی کم سے کم صد ہا روپیہ مہینا ہوتا تہا سب آپس مین اپنی ہم رنگونکو دیتی تہی بموجب مثل مشہور کے اندہا بانٹے ریوڑیان اور پہر پہر اپنونکو دے — خرچ اونکا یہی ظاہر ہے کہ بہت بند و بست و تنگ چشمی و خشک مزاجی سے صرف کرتے تہے باقی ہزارہا و لکہا روپیہ بچاتے تہی اور اپنی ولایت کو لے جاتے تہے غرض اونکا روپیہ کسی طرح ہمارے ہندوستان مین نہین پہیلتا تہا اور اونکی زر مال سے ہم لوگونکو کچہہ فیض نہ تہا اور اہل ہند جو نوکر ہوتے تہے تو سیکڑون آدمیون مین چند آدمیونکی نوبت سینکڑون پر پہونچتے تہے اب انشاء اللہ تعالے عنقریب انتظام و بند و بست اصلاح کا ہوتا ہے دیکہنا کہ اسقدر علاقہ ہونگی کہ اہل علم و اہل کمال ڈہونڈہی نہین ملین گے — البتہ فی الحال کہ نئی نئی عملداری تبدیل ہوئی ہیہ اور چند روز کی تکلیف ہمارے واسطے ہے — لیکن ایک بڑے افسوس کی بات ہے اور فی الحال قابل توجہ اصلاح کہ ہندوستان مین چند روز سے رسم و رواج مین بہت تغیر و تبدل ہوا اور عادتین ہم لوگونکی ایسی خراب ہو گئی ہین کہ جسکے باب مین اب سوائے افسوس کے کچہہ بن نہین آتا — یعنے بسبب بزرگونکی بعض جاگیر داریا یا فتح داریتی اور بسبب آبا و اجداد کے اکثر آدمی آل تمغا نسلا بعد نسل وظیفہ باقی رہتی اولاد اونکی بعد اونکی بیا عیش فارغ البالی مال متاع موجودہ اور وظائف روزینہ کے از راہ ناعاقبت بینی تعلیم و درس و تدریس کی طرف متوجہ نہوے اور نہ کوئی کمال حاصل کیا اونکی فیض صحبت سے اور شرفا کو بہی کاہلی اور سستی نے ایسا گہیر کہ اوسکا نام دہنون نے قناعت اور توکل رکہا اگر سوا اونکے

سے بڑی ہمت کی تو کوئی بہت خفیف کسب اوسمین آسان یعنیہ بقدر روٹی کمانیکے حاصل کیا کہ جسمین نہ اپنی حیثیت حال کا خیال نہ رزالت و شرافت کسب کا خیال کیا جو اتفاقا کسیکی خداسازی سے کچہہ بڑہ گئے تو یہہ سب مین گویا صاحب بے صاحب لیاقت ہوے وہ صرف منشی ہو گئے کہ سواے قلم اوٹھانیکے اور کچہہ اونسے نہین ہو سکتا علاوہ ازین کیسی ہی مفلس ہو جاوین مگر تمام اہل ہند کو سفر وطن سے کرنا گویا دنیا سے سفر کرنا ہی — خلاصہ یہہ کہ جو شخص جس حال مین ہے درصورت کساد بازار و بند ہونے اوسکے کام کے بالکل بیکار ہو جاتا ہی — چنانچہ یہی امر آج زیادہ تر موجب مصیبت و باعث تکلیف ہمارا تمہارا ہو رہا ہی کہ تمام شہر مفلس ہے ایک ایک کا مونہہ تکتا ہی اور کچہہ بہی نہین ہو سکتا — اس شہر مین فی الحال اکثر لوگونکی تنگدستی و مفلسی کا یہہ حال ہے کہ صرف مٹہی بہر چنے بال بچونکو کہلا کر گذارہ کر رہی ہین — برخلاف اسکی ولایت ایران و ترکستان وغیرہ ولایات مین تمام ساکنین رعایا مین کوئی شخص ایسا نہین ہو گا کہ جسے دو تین صنعتونمین دخل نہو اول یہی ہے کہ کوئی شخص اونمین ایسا نہین کہ جسے دو چار ہاتہہ تلوار کے روان نہون فی الحال جو سر دست یہہ معاملہ درپیش ہے ہم اپنی حال کی طرف غور کرتے ہین تو جسے دیکہو تلوار کا نام تو ہو ان ہی لیکن تلوار کی گرفت اور اوسکی اصول و فروع تو اونکی طرف کہرے باندہنی بہی نہین آتی — یہی سبب ہے کہ ہم سب عالم آجر ہی دست و حیران و متحیر دم بخود بیٹہے ہین کہ اب دیکہئیے خدا کیا کرتا ہے اور آپ ذرا ہاتہہ پانو نہین ہلا سکتے — برخلاف اہل فارس وغیرہ کے کہ اونکی رعایا بہی بسبب مہارت فن سپاہگری کے ہمیشہ بر وقت اجتماع کے کام سپاہ دیتی ہی اور وقت ضرورت وہان کے حکام کو تردد اور تشکیل سپاہ کے بہم پہونچانے مین نہین پڑتا ہے اور نہ ایسی و قیمت بیر رعایا کو مقدار بیم انگریزل ہوتا ہے — بلکہ اس قسم کے موقع کو وہ لوگ نہایت غنیمت اور نعمت غیر مترقبہ سمجہتے ہین — یہان خوص شرفا اور اہل قلم کا تو کچہہ ذکر ہی نہین جو لوگ کہ عوام اس مین ہمیشہ لڑتے بہڑتے ہین اونکا بہی یہہ حال ہے کہ باندی اور لکڑی کے لڑنے مین تو نہین کچہہ جہجک نہین ہوتے لیکن زخم رسان ہتیار مثل پیش قبض و تلوار وغیرہ کبہی نہین نکالتی اور انمین بہی یہہ حال ہے کہ جہان ایک دو آدمیونکا سر پہوٹ گیا خود بخود فورا بہاگ جاتے ہین سب کا ظاہر ہے — اول تو معلوم ہوتا ہی کہ جب سپاہی پیشہ لوگ نہین تو سبب کم ہمتی و آرام طلبی اور سستی اور بہی بباعث تسلط و انتظام شدید حکام کے کہ سالہا سال سے ہو رہی ہی کشت و خون انہون نے دیکہے نہین اسواسطے زخمی اور جسد لاشہای تہم جان و بیدم کو دیکہہ بہی نہین سکتی کہ اونکی تاب نہین اور دل اوسکا عادی نہین — دوسرے تجربہ سے فی الحال یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان لوگونکی ہاتہہ بہ نسبت تلوار کے لکڑی ہاتہہ کار گر ہوتا ہی — اہل ترکستان و فارس علاوہ سپاہگری کی ہر ایک چیز مین کچہہ کچہہ دخل ہوتا ہے بس جس چیز کا اور جس فن کا رواج دیکہتے ہین وہی پیشہ اختیار کرتے ہین چنانچہ فی الحال یہان تہہ سر بسر ہے آفت ہی کہ جو جسکا پیشہ تہا اگر اوسکا کچہہ کام جاری ہے تو خیر ہے نہین تو وہی نوبت تنگدستی اور خدا نخواستہ اگر چند روز یہی نوبت رہا تو منزل کے اور زندگی ہی تو نوبت فاقہ کشی کے پہونچیگی — ایک اور خرابی کہ یہان کے اکثر لوگ نہین معلوم کیا سبب ہے کہ کسب و حرفہ و جنس فرد کو ناپسند بلکہ معیوب جانتے ہین — لیکن اگر بنظر غور دیکہو تو جو پیشہ ممنوع اور معیوب ہین اونہین سے احتراز لازم ہی ورنہ پیشہ

اور کسب نہ کچھہ عیب نہین سمجہا جاتا ہے — البتہ سبب آرام طلبی اور بے ہمتی کے ہر قسم کے محنت و مشقت کو اونکا دل نا پسند کرتا ہی یہہ امر علیحدہ ہے ورنہ فی الحال دیکھو کہ ہنود مین اور اہل اسلام مین جو جو گروہ دولت مند اور صاحب مال و ثروت مین ہے انکا یہی حال ہی کہ انہین بیکار رہنا نہین دیکھا جاتا ہر ایک شخص کچھہ نہ کچھہ پیشہ کرتا ہی اور جسی کچھہ نہین آتا وہ کم و بیش کسی نکسی چیز کی بیوپار کرنے لگتا ہی اور خدا بہی اوسکو وہ کچھہ ایسی برکت دیتا ہی کہ اوسی مین اونکا گذارہ بہی ہوتا ہی — اور اوسمین ہزارون آدمی بزاری اور لکہہ پتی بہی ہوگئی — اور اگر کچھہ نہو تو اسمین شک نہین کہ اپنی ضرورت مین کسیکا محتاج اور دست نگر نہین ہوتا ہی اور یہی بڑی بات ہی حقیقت مین جو غور کیا جاتا ہی تو پیشہ نہین ہر ایک پیشہ اور نوکری نہین ہر ایک قسم کے نوکری جب تک حقیر ہے جب تک وہ پیشہ حقیر ہے اور جب کمال کو پہنچا تو کچھہ عیب اسمین نہین رہتا ہی — مثلا لوہار پیشہ کہ جب تک دست پناہ اور گہوڑی کی نعل اور حقہ کے گز بناتا جب تک لوہار اور نعل بند ہی اور جب اسمین ترقی پیدا کرے اور ہوتے ہوتے انجام سکا یہہ ہے کہ رفل اور بندوق ولایتی اور طمنچہ ہای رومی بنانے لگے تو پہر وہی شخص جب صنعت دستکار و صناع کہلاتا ہی کہ جسکے ہاتہہ کی چیز ہزارون روپیہ کو بکتی ہے ولایت فارس کے تلوار کا اسد اللہ اصفہانی ولایتون مین شہرۂ آفاق ہی علی ہذا القیاس گہڑیان اور جزا ایر لعینی انگریزی باجے وغیرہ یہہ سب اصل آہنگری پر مبنی ہین — دوشالہ و شال کہ ہزارہا روپیہ کے قیمتی ہوتے ہین اصل اسکی بہی نوربافی ہے کہ جنکو نہایت چشم حقارت سے تم سب لوگ دیکھتے ہو — خرید و فروخت مین جب تک کم مایہ ہوتا ہی ایک شخص دلال کہلاتا ہی لیکن جب نصیبہ یاوری کری تو وہی شخص ملک التجار بنجاتا ہی — ایک سپاہی ٹکا کا جو کبہی اسی رنگ سپاہ اور درجہ بدرجہ ترقی پاکر عہدہ جلیلہ و مرتبہ عالی پا سکتا ہی — اور طرفہ تر یہہ ہی کہ باوجود یہہ سب لوگ نام کو بڑہئی اور لوہار کہلاتے ہین اور ہمارے تمہارے دلنت مین بہت حقیر لیکن ولایات مذکورہ مین جہان سلطنت ترقی پر ہے سب بڑے لکہی ہوتے ہین اور اپنی کارخانہ کا حساب کتاب کہ اوسمین ہزارون لاکہون روپیہ کا لین دین رکہتے ہین خود بہت ہوشیاری سے انجام دیتی ہین — نہ امرا زادہ و روسازادہ ہندوستان کہ تمام سرکار کا جمع خرچ دیوانجی کے ایمان پر منحصر ہے نواصاحب تو صرف ۴ کرنیمین بڑا کمال رکہتے ہین — اب جانے غور ہے کہ بالفرض والتقدیر کارخانہ ہای مذکورہ بالا مین سے اتفاقا کسیشی کے کسانا بازار ہو جائے یا کسیکا دوالا نکل جائے تو ان کاریگر تہا کسی اور جگہ کاریگر ہو جاویگا یا اس پیشہ کو چہوڑ کر اہل قلم مین جا ملیگا کہ دفتر کا کام کرنے لگے یا اہل سیف و فرقہ سپاہ مین داخل ہو جاوے ترک وطن اور ایک شہر سے دوسرے شہر مین چلے جانا اونکی آگے کچھہ بات نہین ہے غرض ایسی لائق نکا آدمی بیکار مطلق و محتاج نہین رہیگا اور خویش و بیگانہ مین کسی اور شخص کا دست نگر نہین ہوگا وہان سوا پیشہ ہای ممنوعہ کے کسی پیشہ کو عیب نہین سمجہتی اور باوجود کرنے ایک پیشہ مروجہ کے دوسرے کام کے سیکہنے کا ذوق رکہتی ہین اونکا عمل اسپر ہے کہ علم شی بہ از جہل شی اور یہی بات اونکی کام آتی ہی کہ تمام ملک کبہی مفلس و محتاج نہین ہوتا ہی — وہان کی اعالی و ادانی زنان و مرد بہی خالی نہیں بیٹہتے اوقات فرصت یا ان کی گلوریان چبانی مین اور پہولون کے گہنے پرونے مین ضایع نہین کرتے ہین دستکاری اور صناعی مین دست قدرت رکہتی ہین یا اپنی گہر کے کام مین صرف کرتے ہین یا اجرت و تجارت کے طور پر فروخت کرکے اوس سے روپیہ حاصل کرتے ہین اور قابل تعریف یہہ بات ہی کہ اوسمین سے زکات و ہدیہ نکالتے ہین اور

الگ بغیر معمولی سی اہل استحقاق کو دیتی ہے — بلکہ ایسی ولایتونکی لوگ نوکری کسب کو اور صناعی کو بہت معزز جانتی ہین ہا کتب تواریخ سے ظاہر ہی کہ کان داود النبی یاکل من کسب یدہ لیعنی حضرت داود اپنی ہاتہہ کی کمائی کہاتے تہے اونکی دانست مین نوکری کہ تابعت غیر کی ہے گویا ایک قسم کی غلامی ہے جیسا کہی ہی بدست اہک تفتہ کردن خمیر به از دست برسینہ پیش امیر لیکن خدا کسی کا محتاج نکری کہ ایسی سخت عیب جانتی ہین وہان کے امرا صاحب عمل باوجود دولت و ثروت و حکومت کی خالی نہین رہتی اور اپنی ملازمین ماتحت کی کام مین خود اعانت کرنیکو تیار ہوتے ہین بلکہ خود اونکا کام کرتی ہین ان انگریزون نے کہ جالاکی اور حرفتون مین بلای معز گاہ تہی اونہین کے سب باتین اپنی عمل درآمد مین رکہین تہین چنانچہ اب تم بہی سنتے ہو گے کہ فی الحال اس لڑائی مین فقط گوری نہین مری بلکہ اونکی حاکم و افسر کیا صاحب سیف کیا اہل قلم سب ساتہہ ہوئے اور گورونکی ہمراہ برابر سے کام دیئی اور بے دہڑک آگی ہزارون تیغ و تفنگ کے سینہ سپر ہین سبب اسکا ظاہر ہی کہ وہ لوگ اس کار جنگ و جدل مین بہی بالکل عاری نہ تہی برخلاف ہیانکی کہ ذرا ذرا سی بات مین شیفتہ بات مین بال آیا جاتا ہی چنانچہ ثمرہ اوسکا بہی ظاہر ہے جو کچھہ کہ ہم تم آج اپنی آنکہون سے دیکھتے ہین اور بجز غم و غصہ کے کچھہ بن نہین آتا ہی — زیادہ افسوس یہہ ہے کہ جیسا ہم ہیے اس معرکہ مین کچھہ بن نہین آتا کسی اور کو بہی اپنی بہائیبندون مین نہین پایا کہ قابلیت و استعداد اپنی ظاہر کرکے نمونہ ہمت دکہاتا جو ہی سو اور دنکی بہروسے پر امیدوار رحمت پروردگار بیٹہا ہی اگرکہین سلطنت زمان حضرت عرش آشیانی اور کار گزاران عہد جنت مکانی بلکہ اولاد ابوالفضل و خانخانان تک ہوتے اور وظائف تنخواہ و جاگیرات و املاک اپنی آبا و اجداد کے جنہون نے اس دولت پر کارہای نمایان اور خدمت ہای بی پایان کرکے [illegible] بہی اونہین کم و بیش جاری کیا تہا — آج خدا تعالی نے وہ دن اپنی عنایت و قدرت کاملہ سے دکہائے کہ چاہیے وہ سب لوگ اپنی اپنی باپ دادا کی عہدۂ پسر سر اجان نثاری ولوازم تک حاضر ہوتے اور اس موقع کو فقط افضال الہی اور اپنی خوبی قسمت تصور کرتے اور خواہان اپنی مناصب مدارج آبائی کے ہوتے — لیکن ای عزیزان وطن سب سے زیادہ مجہی افسوس اسی بات کا ہی اور حقیقت مین ہونیکا مقام ہی کہ اگر آج دربار حضرت شہنشاہ ہفت اقلیم مین محک امتحان پیش ہو کہ جو شخص جس جوہر قابلیت اپنا دکہا کر علم و فضل و لیاقت و استعداد مین کامل [illegible] اوسکو اوسی عہدہ [illegible] طہارت و علم و آداب پر اونکی آبا و اجداد کے تو آج وہ لوگ بجز اسکی کہ دیکہتے ہم مین اور عہدہ کے لائق ہین — لیکن یاد رہے کہ اب بہی کچھہ نہین گیا چار دانگ ہندوستان مین خدا تعالی نے اپنی رحمت و کرم سے بڑی سہولت دی ہے تا وقتیکہ تمام ملک کا بندوبست ہو جلد تر کو ہر قابلیت حاصل کر سکتے ہین اور ذات بندگان حضرت گیہان خدیو خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بندہ نواز اور خانہ زاد پرور ہی مگر وہ لوگ صرف یہہ سمجہین کہ

ہرچہ ہست از قامت ناساز و بی اندام ماست ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

الحمد للہ علی نعمائہ الکاملۃ والالائہ الشاملۃ کہ افواج منصورہ آمد سمت نصیر آباد

معہ توپخانہ آنیہ بہی سنا گیا کہ جی پور والی نے نصرت نصارین کو تاہی نہین کی مگر چونکہ نصرت خداداد ہمراہ خاذلان نصارٰی ہی آخر خود ناصران نصاری نے مخذول ہوکر رستہ دیا اور فوج منصورہ بفتح و نصرت

باہتمام بندہ سید عبد اللہ دہلی اردو اخبار مین چہپا